ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں

منیر نیازی

(1928ء-2006ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: منیر احمد خان نیازی ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) کے ایک گاؤں خان پور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم خان پور ہی میں حاصل کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد اُن کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آیا اور ساہیوال میں رہائش اختیار کی۔ بہاولپور سے انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد منیر نیازی نے دیال سنگھ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا۔ انھوں نے ''سات رنگ'' کے نام سے ایک ہفتہ وار رسالہ جاری کیا۔ اس کے علاوہ وہ مختلف اخبارات، رسائل اور ریڈیو پاکستان سے بھی منسلک رہے جبکہ فلموں کے لیے بھی شاعری کرتے رہے۔

ادبی خدمات: منیر نیازی کی شناخت کے لیے ایک ہی لفظ کافی اور وہ ہے ''تحیر''۔ وہ تحیر کے شاعر ہیں۔ وہ نامعلوم کیفیات کا سراغ لگانا چاہتے ہیں اور جانی پہچانی اشیا کو اپنی شاعرانہ حسیات سے ایک نیا رُخ دیتے ہیں۔ منیر کی شاعری محض خلا میں پروان نہیں چڑھی بلکہ اپنے عہد کی ترجمانی کرتی ہے جو نئے رموز اور علامات کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہیں۔ اُن کی شاعری میں والہانہ سرشاری کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ وہ اپنے ڈھنگ کے ایک الگ شاعر ہیں جو گھسی پٹی راہوں سے دُور کھڑے نظر آتے ہیں۔ ان کا لہجہ عام اسلوب سے اتنا مختلف ہے کہ اُن کی شناخت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ اُن کی ادبی خدمات کے صلے میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے انھیں ''کمالِ فن'' اور ''ستارۂ امتیاز'' سے بھی نوازا گیا ہے۔

مجموعہ ہائے کلام: تیز ہوا اور تنہا پھول، جنگل میں دھنک، دشمنوں کے درمیان شام، چھ رنگین دروازے وغیرہ۔

نظم کا تعارف:

یہ نظم اُردو کے معروف شاعر منیر نیازی کی ہے۔ انھیں اُردو کے بڑے نظم گو اور غزل گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس نظم میں انھوں نے انسانی نفسیات اور مزاج کے ایک منفی پہلو کا ذکر کیا ہے یعنی ہر کام میں دیر کر دینا۔ یہ ایک آزاد نظم ہے جس میں قافیہ، ردیف اور بحر کی پابندی نہیں ہوتی، صرف وزن کا خیال رکھا جاتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر جزو کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

Geniusesthub.com

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 215)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیال سنگھ کالج لاہور	لاہور کا ایک معروف کالج، لکشمی چوک میں واقع ہے۔	تحیر	حیرانی
شاعرانہ حسیات	ایک شاعر کے محسوسات	پروان	بڑھنا، نشوونما پانا
ترجمانی	نمائندگی	رموز	رمز کی جمع، اشارات
علامات	کسی لفظ کو خاص معنی دینا	والہانہ سرشاری کا عنصر	بے خودی
ڈھنگ	انداز	اسلوب	لکھنے کا انداز، اندازِ بیان

اشعار کی تشریح

(۱)

ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں میں ہر کام کرنے میں
ضروری بات کرنی ہو، کوئی وعدہ نبھانا ہو
اُسے آواز دینی ہو، اسے واپس بلانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں

مفہوم: میں ہمیشہ ہر کام کرنے میں دیر کر دیتا ہوں۔ کسی سے ضروری بات کہنی ہو یا وعدہ نبھانا ہو یا کسی کو آواز دے کر واپس بلانا ہو، میں ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں۔

تشریح

یہ نظم اُردو کے معروف شاعر منیر نیازی کی ہے۔ انھیں اُردو کے بڑے نظم گو اور غزل گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس نظم میں انھوں نے انسانی نفسیات اور مزاج کے ایک منفی پہلو کا ذکر کیا ہے یعنی ہر کام میں دیر کر دینا۔ یہ ایک آزاد نظم ہے جس میں قافیہ، ردیف اور بحر کی پابندی نہیں ہوتی، صرف وزن کا خیال رکھا جاتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر جزو کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر جزو میں شاعر انسان کی ایک نفسیاتی کیفیت کا ذکر کر رہا ہے۔ وہ یہ کہ انسان فطرتاً کم ہمت، ست اور بھلکڑ واقع ہوا ہے۔ زندگی میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جنھیں وہ محض اپنی ان فطری کمزوریوں کے سبب اپنے ہاتھ سے گنوا دیتا ہے اور پھر بعد میں پچھتاوے اور ندامت کا شکار رہتا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اس نفسیاتی کیفیت کا ذکر ذاتی تجربے کے طور پر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ اس کی عادت بن گئی ہے کہ جب بھی

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

کوئی ضروری کام کرنا ہو، وہ ہمیشہ اسے کرنے میں دیر کر دیتا ہے۔ وہ وقت کام پر نہیں ہو پاتا تو لازماً بہت سے ان کہے دکھ اور غم شاعر کی ذات میں گھر کر جاتے ہوں گے۔ گویا اس نفسیاتی کیفیت کے ساتھ وہ اپنے ان دکھوں اور غموں کا اظہار بھی کر رہا ہے جو اس کے لیے اب محض پچھتاوا اور ندامت بن کے رہ گئے ہیں۔ یہی وہ کرب ہے جو شاعر کے لیے اس نظم کی تخلیق کی بنیاد بنتا ہے۔ اسی کرب میں اظہار کرتے ہوئے اختر انصاری نے کہا تھا:

یادِ ماضی عذاب ہے یارب　　چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

وہ کہتا ہے کہ زندگی میں بہت دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی دوست یا محبوب سے کوئی دل کی بات کہنی ہوتی ہے لیکن وہ ایسا نہیں کر پاتا۔ وہ بات ان کہی ہی رہ جاتی ہے اور پھر عمر بھر کا روگ بن جاتی ہے۔ یہ کیفیت اک عذاب سے کم نہیں۔ انسان پھر عمر بھر یہی سوچتا رہتا ہے کہ کاش! وہ بات اس وقت کہہ دی جاتی لیکن کیا کیا جائے کہ عمرِ رفتہ پھر لوٹ کے نہیں آتی۔ یہی کرب شاعر کے دل و جان میں اُتر آیا ہے۔ فیض بھی ڈھاکہ سے واپسی پر اسی کیفیت سے گزرے تھے تو انھوں نے کہا تھا:

ان سے جو کہنے گئے تھے فیض جاں صدقہ کیے　　چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

شاعر مزید اسی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ زندگی میں ایسا بھی ہوا کہ کوئی رخصت ہو گیا، روٹھ کر چلا گیا۔ دل نے بہت کہا کہ اسے آواز دے کر بلا لو، ورنہ یہ سب رائیگانی ہے لیکن شاعر کہتا ہے کہ اس نے اس وقت بھی دیر کر دی۔ جانے والا چلا گیا اور وہ اسے آواز بھی نہ دے سکا۔ وہ اسے واپس بلانا چاہتا تھا لیکن آواز دینے میں دیر جو ہوئی تو سب کچھ لٹ گیا۔ حالاں کہ جانے والا بعض اوقات اسی امید پر جاتا ہے کہ اسے روک لیا جائے گا اور واپس پلٹ آئے گا۔ لیکن شاعر کی ذرا سی غفلت نے سب کچھ لٹا دیا۔ اسی لیے شاعر افسردہ ہے کہ وہ ہر ضروری کام کرنے میں دیر کر دیتا ہے۔ لیکن دراصل اپنی ذاتی واردات کے پردے میں وہ انسان کو یہ درس دے رہا ہے کہ انھیں کہاں کہاں دیر نہیں کرنی چاہیے اور وقت پڑنے پر کون کون سے کام جلدی کر لینے چاہییں۔

(۲)

مدد کرنی ہو اس کی، یار کی ڈھارس بندھانا ہو
بہت دیرینہ رستوں پر کسی سے ملنے جانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں

لغت: ڈھارس: تسلی دینا۔ دیرینہ: پرانے، جانے پہچانے۔

مفہوم: مجھے کسی کی مدد کرنی ہو یا دوست کو تسلی دینی ہو یا کسی جانے پہچانے راستے پر کسی سے ملنے جانا ہو، میں ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں۔

تشریح

(تعارفی عبارت ہر جزو کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر جزو میں شاعر انسان کی ایک نفسیاتی کیفیت کا ذکر کر رہا ہے۔ وہ یہ کہ انسان فطرتاً کم ہمت، سست اور بھلکڑ واقع ہوا ہے۔ زندگی میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جنھیں وہ محض اپنی ان فطری کمزوریوں کے سبب اپنے ہاتھ سے گنوا دیتا ہے اور پھر بعد میں پچھتاوے اور ندامت کا شکار رہتا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اس نفسیاتی کیفیت کا ذکر ذاتی تجربے کے طور پر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ اسے کسی کی

Geniusnesthub.com
CamScanner

مدد کرنی تھی۔ اب یہ ایک ایسا کام ہے جو انسان کو صرف روحانی خوشی ہی نہیں دیتا بلکہ انسانی تعلقات میں ایک پل کا کردار ادا کرتا ہے۔ ہم سب کو اپنی اپنی زندگی میں ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ تعلق انسان کے رشتوں ناطوں میں مضبوطی اور پائیداری کی بنیاد رکھتا ہے۔ لیکن شاعر بدقسمتی سے اس سے محروم رہتا ہے۔ اسے جب بھی کسی کی مدد کرنے کی نوبت آئی تو وہ ہمیشہ دیر کر دیتا ہے۔

یا بعض اوقات زندگی میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمارا دوست یا کوئی بھی قریبی بہت مشکل میں ہوتا ہے۔ اسے تسلی کے دو بولوں اور ہمت افزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن شاعر اس خوشی سے بھی محروم رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے اگر کسی بہت پرانے دوست اور غم خوار سے ملنے ہی جانا ہو۔ ان راستوں پر چلتے ہوئے جو اس کے لیے ہمیشہ جانے پہچانے ہوں، وہ پھر بھی دیر کر دیتا ہے۔ یہی چیز شاعر کو تکلیف دیتی ہے۔ وہ اس کرب اور پچھتاوے کا شکار رہتا ہے کہ چاہنے کے باوجود ملاقات نہ ہونے پائی۔ شکیل بدایونی نے بھی اسی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا:

جانے والے سے ملاقات نہ ہونے پائی　　　دل کی دل میں ہی رہی، بات نہ ہونے پائی

لیکن دراصل اپنی ذاتی واردات کے پردے میں وہ انسان کو یہ درس دے رہا ہے کہ انھیں کہاں کہاں دیر نہیں کرنی چاہیے اور وقت پڑنے پر کون کون سے کام جلدی کر لینے چاہییں۔

(۳)

بدلتے موسموں کی سیر میں دل کو لگانا ہو
کسی کو یاد رکھنا ہو کسی کو بھول جانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں

مفہوم: مجھے بدلتے ہوئے موسموں کا لطف اُٹھانا ہو یا کسی کو یاد رکھنا ہو اور کسی کو بھول جانا ہو، ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں۔

تشریح

(تعارفی عبارت ہر جزو کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر جزو میں شاعر انسان کی ایک نفسیاتی کیفیت کا ذکر کر رہا ہے۔ وہ یہ کہ انسان فطرتاً کم ہمت، سست اور بھلکڑ واقع ہوا ہے۔ زندگی میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جنھیں وہ محض اپنی ان فطری کمزوریوں کے سبب اپنے ہاتھ سے گنوا دیتا ہے اور پھر بعد میں پچھتاوے اور ندامت کا شکار رہتا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اس نفسیاتی کیفیت کا ذکر ذاتی تجربے کے طور پر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ دیر کر دینے والا معاملہ صرف دنیاوی معاملات میں نہیں ہے بلکہ جہاں بدلتے ہوئے موسموں کی سیر سے دل لگانے کا معاملہ بھی ہو، وہاں بھی وہ دیر کر دیتا ہے۔ اب واقعہ یہ ہے کہ انسان زندگی کی مصروفیتوں میں دن رات گم رہتا ہے۔ جب موسم بدلتے ہیں تو یہ انسان کے جذبات میں تلاطم پیدا کرتے ہیں۔ خزاں رخصت ہوتی ہے اور بہار آتی ہے تو یہ انسان میں خوشی اور بے بہا وارفتگی کے جذبات پیدا کرتی ہے لیکن شاعر کا معاملہ یہ ہے کہ وہ ان لطف لینے والی اور دل کو مسرور کرنے چیزوں میں بھی دیر کر دیتا ہے۔ حالاں کہ اس موسم میں تو فضا انسان کو کھینچتی ہے کہ وہ باغوں کا رخ کرے اور کھلے ہوئے پھولوں سے لطف اُٹھائے لیکن اس کی دیری اسے اس لطف سے محروم کر دیتی ہے۔

پھر شاعر اس عادت کا ایک اور پہلو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ زندگی میں ہمیں بہت سے لوگوں کو جہاں یاد رکھنا ہوتا ہے، وہیں کچھ لوگوں کو بھول جانا بھی ضروری ہوتی ہے۔ لیکن شاعر کہتا ہے کہ وہ اس کام میں بھی ہمیشہ دیر کر دیتا ہے۔ یہ انسان کے لیے کسی

Geniusesthub.com
CamScanner

مصیبت سے کم نہیں کہ وہ کسی کو یاد رکھنا اور کسی کو بھول جانا ہی بھول جائے۔ یہ ایک مستقل غم کی پرورش ہے جو شاعر کر رہا ہے۔ کچھ ایسی ہی کیفیت میں قیصر الجعفری نے کہا تھا:

تمھارے بس میں اگر ہو تو بھول جاؤ مجھے　　　تمھیں بھلانے میں شاید مجھے زمانہ لگے

لیکن دراصل اپنی ذاتی واردات کے پردے میں وہ انسان کو یہ درس دے رہا ہے کہ انھیں کہاں کہاں دیر نہیں کرنی چاہیے اور وقت پڑنے پر کون کون سے کام جلدی کر لینے چاہییں۔

(۴)

کسی کو موت سے پہلے کسی غم سے بچانا ہو
حقیقت اور تھی کچھ اس کو جا کر یہ بتانا ہو
ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں

مفہوم: کسی کو موت سے پہلے کسی غم سے بچانا ہو اور اسے حقیقت بتانا ہو، میں ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں۔

تشریح

(تعارفی عبارت ہر جزو کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر جزو میں شاعر انسان کی ایک نفسیاتی کیفیت کا ذکر کر رہا ہے۔ چوں کہ انسان فطرتاً کم ہمت، سست اور بھلکڑ واقع ہوا ہے، اس لیے زندگی میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جنھیں وہ محض اپنی ان فطری کمزوریوں کے سبب اپنے ہاتھ سے گنوا دیتا ہے اور پھر بعد میں پچھتاوے اور ندامت کا شکار رہتا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اس نفسیاتی کیفیت کا ذکر ذاتی تجربے کے طور پر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ زندگی میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی مرنے والے شخص کو جا کر کسی غم سے بچانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوئی انسان جو اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہے، وہ کسی بات پر رنجیدہ ہو اور حقیقت سے ناواقف ہو۔ تو ضرورت اس چیز کی ہوتی ہے کہ اسے جا کر سب کچھ سچ سچ بتا یا جائے تاکہ وہ سچ سن کر اپنے بوجھل دل کو کچھ آرام دے سکے۔ ورنہ ایک مرتا ہوا شخص جس بوجھل دل اور بوجھ کے ساتھ اس جہان سے گزر جائے گا، اس کیفیت کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ شاعر اس کرب کا اظہار کر رہا ہے کہ وہ کسی کو آخری لمحوں میں سچ بتانے میں بھی دیر کر دیتا ہے۔ مرنے والا تو اس جہان سے اس بوجھ کو لے کر گزر جاتا ہے لیکن اب یہ ایک مستقل بوجھ بن کر شاعر کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے۔ اسی کرب کا اظہار نظم کے اس جزو میں ہو رہا ہے کہ شاعر چاہتے ہوئے بھی کسی کو حقیقت بتا دینے سے محروم رہتا ہے۔ اس کا دیر کر دینا بعد میں ایک بڑے کرب کا سبب بن جاتا ہے۔ داغ دہلوی نے کہا تھا:

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی　　　بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

لیکن دراصل اپنی ذاتی واردات کے پردے میں وہ انسان کو یہ درس دے رہا ہے کہ انھیں کہاں کہاں دیر نہیں کرنی چاہیے اور وقت پڑنے پر کون کون سے کام جلدی کر لینے چاہییں۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

مشق

۱۔ اس نظم میں انسان کی کس نفسیاتی کیفیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: اس نظم میں انسان کی ضروری کاموں میں دیر کر دینے کی کیفیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ زندگی میں بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جنھیں اگر وقت پر سرانجام نہ دیا جائے تو وہ عمر بھر کا روگ بن جاتے ہیں۔ خواہ وہ کسی جانے والے کو واپس بلانا ہو، خواہ کسی کی ڈھارس بندھانا ہو، خواہ کسی کو مرنے سے پہلے حقیقت بتانا ہو۔ اس نظم میں انسان کی اسی کمزوری کو بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ ان کاموں کی تفصیل بیان کریں جن کے کرنے میں شاعر سے دیر ہو جاتی ہے؟

جواب: شاعر کے مطابق وہ ہمیشہ دیر کر دیتا ہے: کسی کو ضروری بات کہنے میں، کوئی وعدہ نبھانے میں، کسی جانے والے کو آواز دینے میں، کسی کی مدد کرنے میں، کسی کو تسلی دینے میں، پرانے رستوں پر کسی سے ملنے جانے میں، بدلتے ہوئے موسموں میں سیر کو جانے میں، کسی کو یاد رکھنے اور کسی بھول جانے میں، کسی کو موت سے پہلے غم سے بچانے اور حقیقت بتانے میں۔

۳۔ عام زندگی میں دیر کرنے کے کیا نقصانات متوقع ہوتے ہیں؟

جواب: عام زندگی میں اگر بہت ضروری کاموں میں دیر کی جائے، جنھیں دوبارہ کرنا ممکن نہ رہے تو وہ عمر بھر کا روگ بن جاتے ہیں اور ندامت کا گہرا کرب ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتا ہے۔

۴۔ درج ذیل مصرعوں کی وضاحت کریں۔

ا۔ مدد کرنی ہو اس کی، یار کی ڈھارس بندھانا ہو

ب۔ حقیقت اور تھی کچھ، اس کو جا کر یہ بتانا ہو

ج۔ اُسے آواز دینی ہو، اُسے واپس بلانا ہو

جواب: دیکھیے تشریحات

۵۔ ایسے پانچ الفاظ لکھیں جن کے دو دو معنی ہوں۔

الفاظ	معانی	
آب	پانی	چمک
آہنگ	ارادہ	آواز
قلم	لکھنے والا آلہ	درخت کا پیوند
لگن	محنت	برتن
کان	آلۂ سماعت	دھات نکلنے کا مقام

۶۔ اس نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

میں ہمیشہ ہر کام کرنے میں دیر کر دیتا ہوں۔ کسی سے ضروری بات کہنی ہو یا وعدہ نبھانا ہو یا کسی کو آواز دے کر واپس بلانا ہو۔ کسی کی مدد کرنی ہو یا دوست کو تسلی دینی ہو یا کسی جانے پہچانے راستے پر کسی سے ملنے جانا ہو۔ بدلتے ہوئے موسموں کا لطف اُٹھانا ہو یا کسی کو یاد

Geniusnesthub.com

CamScanner

رکھنا اور کسی کو بھول جانا ہو۔ کسی کو موت سے پہلے کسی غم سے بچانا ہو اور اسے حقیقت بتانی ہو، میں ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب:

الفاظ	جملے
دیرینہ	میرا علی سے بہت دیرینہ تعلق ہے۔
ڈھارس بندھانا	میری بات سن کر اُس نے میری ڈھارس بندھائی۔
حقیقت	انسان کو حقیقت کی تلاش میں رہنا چاہیے۔
دل لگانا	تمھیں اچھے کاموں میں دل لگانا چاہیے۔
وعدہ نبھانا	اپنا وعدہ نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرو۔

اضافی مختصر سوال جواب

سوال ۱: کیا دیر کرنا نقصان دہ ہوتا ہے؟

جواب: انسانی زندگی کا چلن کچھ ایسا ہے کہ یہ ایک بہتے ہوئے دریا کی طرح رواں دواں ہے۔ اس میں اکثر کام ایسے ہیں جنھیں اگر وقت پر نہ کیا جائے تو انسان نقصان اُٹھاتا ہے کیوں کہ یہ کسی کو خبر نہیں کہ اس پل کے گزرنے کے بعد وہ یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا سکے گا یا نہیں۔ اسی لیے اگر انسان وقت پر کام مکمل نہ کرے تو اس کے لیے یہ عمر بھر کا روگ بھی بن سکتا ہے۔

سوال ۲: یہ نظم کی کون سی قسم ہے؟

جواب: یہ ایک آزاد نظم ہے۔ آزاد نظم ایسی نظم ہوتی ہے جس میں قافیہ ردیف استعمال نہ ہو اور بحر کی پابندی بھی نہ کی جائے۔ لیکن چوں کہ وزن کا استعمال نظم میں ضروری ہے اس لیے بحر کے مختلف ٹکڑے کر لیے جاتے ہیں۔ یوں ہر مصرع بحر کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 منیر نیازی کا سن پیدائش ہے؟

ا۔ ۱۹۲۸ ب۔ ۱۹۲۹ ج۔ ۱۹۳۰ د۔ ۱۹۳۱

-2 منیر نیازی کا سنِ وفات ہے؟

ا۔ ۲۰۰۴ ب۔ ۲۰۰۵ ج۔ ۲۰۰۶ د۔ ۲۰۰۷

-3 منیر نیازی پیدا ہوئے؟

ا۔ ساہیوال ب۔ ہوشیار پور ج۔ امرتسر د۔ لاہور

Geniusnesthub.com
CamScanner

4- منیر نیازی نے کس نام سے ایک ہفتہ وار رسالہ جاری کیا؟
ا۔ تین رنگ ب۔ پانچ رنگ ج۔ سات رنگ د۔ نورنگ

5- منیر نیازی کی شناخت کے لیے ایک لفظ ہی کافی ہے؟
ا۔ خوف ب۔ محبت ج۔ نفرت د۔ تحیر

6- ان میں سے کون سا مجموعہ کلام منیر نیازی کا ہے؟
ا۔ تیز ہوا اور تنہا پھول ب۔ جنگل میں دھنک ج۔ دشمنوں کے درمیان شام د۔ ا،ب،ج تینوں

7- ان میں سے کون سا مجموعہ کلام منیر نیازی کی ہے؟
ا۔ چھ رنگین دروازے ب۔ ساعتِ سیار ج۔ بے وفا کا شہر د۔ ا،ب،ج تینوں

8- نظم "ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں" کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
ا۔ تیز ہوا اور تنہا پھول ب۔ ساعتِ سیار ج۔ بے وفا کا شہر د۔ جنگل میں دھنک

9- "ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں" نظم کی کون سی صنف ہے؟
ا۔ آزاد نظم ب۔ پابند نظم ج۔ معریٰ نظم د۔ نثری نظم

جوابات

-1	ا	-2	ج	-3	ب	-4	ج	-5	د
-6	د	-7	د	-8	ب	-9	ا		

Geniusnesthub.com

CamScanner